والدین کا حق پہچانیے

Qur’an Kaay Moti

RAMADAN-2020

Lesson-21

Al-Huda International

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن کے موتی

والدین کا حق پہچانیے

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ
اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ (لقمن:14)

اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں وصیت کی ہے، اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری کی حالت میں اسے اٹھائے رکھا اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں ہے کہ میرا شکر کر اور اپنے ماں باپ کا ۔ میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ

اور تاکید کی ہم نے — انسان کو

بِوَالِدَيْهِ

ساتھ اپنے والدین کے (احسان کی)

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ

اٹھایا اس کو — اس کی ماں نے

وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ

کمزوری پر کمزوری (سہتے ہوئے)

وَّ فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ

اور دودھ چھڑانا ہوا اس کا — دو سال میں

اَنِ اشْكُرْ لِيْ

کہ — شکر کرو — میرا

وَ لِوَالِدَيْكَ

اور اپنے والدین کا

اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ⑭

طرف میرے ہی — لوٹنا ہے

والدین کا حق پہچانیے

مومن پر ایک حق اللہ کا ہے اور دوسرا اللہ کے بندوں کا، اللہ کا حق یہ ہے کہ اس کو ایک مانا جائے اس کو اس کی تمام صفاتِ کمال کے ساتھ مانا جائے اس کی عبادت کی جائے اس سے ملاقات کا یقین رکھتے ہوئے سب کام اس کی رضا کے مطابق کیے جائیں دل کی آمادگی سے اس کی اطاعت کی جائے اور بندوں کا حق یہ ہے کہ جو کوئ بھی رشتے دار یا پڑوسی یا ہم وطن شریکِ معاملہ ہو اس کے ساتھ حسنِ سلوک کیا جائے اس کے لئے وہی پسند کیا جائے جو اپنے لئے کرتے ہیں دوسروں کا احترام کرنا نفع پہنچانا ان کو تکلیف سے بچانا ان سے کیے ہوئے وعدے پورے کرنا کسی کے مال و جائداد پر ناحق قبضہ نہ کرنا، حسنِ ظن کا معاملہ کرنا خیر خواہی کرنا یہ تمام چیزیں حقوق العباد میں آتیں ہیں۔

انسان کے حقوق میں سب سے بڑا حق والدین کا حق ہے اللہ کی عبادت کے بعد ان کے ساتھ حسنِ سلوک سب سے بڑی نیکی ہے ان کا شکر گزار رہنا ضروری ہے اور ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا بھی، کیونکہ جو انسانوں کا شکریہ کرنا نہ جانے وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرئے گا کسی کے احسان کا اعتراف کرنا بہت بڑی نیکی ہے اور اس کے سب سے بڑے حق دار ہمارے ہی اپنے والدین ہیں تو یہاں اللہ نے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا

اللہ نے انسان کو والدین کے ساتھ نیکی، حسن سلوک اور احسان کا حکم دیا ہے۔
اس کی ماں نے اس کو کمزوری پر کمزوری کی حالت میں اٹھایا اور اس کا حمل اور دودھ پلانے اور رضاعت کی مدت دو سال ہے اور ہم نے اس کو کہا کہ اللہ کا شکر ادا کرو پھر اپنے والدین کا شکر ادا کرو۔ میری طرف تم کو لوٹنا ہے پھر ہر ایک کو اس کے عمل کے مطابق جزا دی جائے گی۔

اللہ کا تاکیدی حکم

وَوَصَّيْنَا الإنْسَانَ

یعنی ہم نے انسان سے عہد لیا اور اس عہد کو وصیت بنا دیا کہ ہم عنقریب اس سے پوچھیں گے کہ آیا اس نے اس وصیت کو پورا کیا؟ اور کیا اس نے اس وصیت کی حفاظت کی ہے یا نہیں؟۔ [تفسیر السعدی]

اللہ کا اپنے بندوں پر لطف و کرم

یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر لطف و کرم اور والدین کی قدر و توقیر ہے کہ اس نے اولاد کو حکم دیا اور ان کو اس حکم کا پابند کیا کہ وہ بات میں نرمی اور دیگر احسانات کے ساتھ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔[تفسیر السعدی]

نرم بات، خوشگوار گفتگو اور خوبصورت کام اور ان دونوں کے لیے تواضع اور عاجزی اختیار کر کے اور ان کی عزت کر کے اور ان کا احسان مان کر ان کو ضروری چیزوں میں مدد دے کر اور ہر طرح کے تکلیف دینے والے قول و فعل سے بچ کر والدین کے ساتھ احسان کیا جائے۔

حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْناً علی وَهْنٍ

یعنی جب انسان کو اس کی ماں اپنے پیٹ میں اٹھاتی ہے تو روز بروز اس کی کمزوری میں اضافہ ہوتا جاتا ہے کیونکہ روز بروز بچے کا وزن اور اس کی جسامت بڑھتی جاتی ہے۔

ماں نے مشقت پر مشقت اٹھا کر اپنے پیٹ میں رکھا اور تکلیف اٹھا کر اسے جنم دیا ،پھر تکلیف اٹھا کر اس کو دودہ پلایا اور پھر دو سال تک دودہ پلایا تو یہ تمام محنت اور تمام طرح کی تکلیف اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ اولاد اپنی والدہ کے ساتھ احسان کا معاملہ کرئے۔

اور پھر ماں جو اس کی تربیت کرتی ہے ، محنت مشقت کرتی ہے دن رات اس کے لئے جاگتی ہے دعائیں کرتی ہے ان گنت احسانات ہیں جو والدہ اپنے بچوں کے ساتھ کرتی ہے اس لئے والدین میں سے والدہ کا حق زیادہ بتایا گیا ہے ،جس کی محنت زیادہ ہو اس کا حق بھی زیادہ بنتا ہے

ابن عاشور: ۔اس آیت میں ماں کے حمل کا خصوصی ذکر کیا گیا ہے تو ماں کے تین درجے ہیں اور باپ کا ایک

أمك ثم أمك ثم أمك ثم أبوك

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال:

جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

من أحق الناس بحسن صحابتي قال أمك

قال ثم من قال ثم أمك

قال ثم من قال ثم أمك

قال ثم من قال ثم أبوك

رواه مسلم

ماں کا حق باپ کے حق سے زیادہ ہے

اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ماں کا حق باپ کے حق سے زیادہ تاکید والا ہے۔

کیونکہ ماں اولاد کو مشقت کے ساتھ حمل کی صورت میں اٹھاتی ہے۔

اوراس کو مشقت کے ساتھ جنم دیتی ہے۔

اوراس مدت میں اس کو تھکاوٹ اور مشقت کے ساتھ دودھ پلاتی ہے۔

جب کہ باپ ان سب کاموں میں سے کسی میں بھی شریک نہیں ہوتا ۔(الشوكاني:5/18)

أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ

میری عبودیت کے قیام اور میرے حقوق کی ادائیگی کے ذریعے سے میرا شکر ادا کر اور میری نعمتوں کو میری نافرمانی میں استعمال نہ کر۔

[تفسیر السعدی]

وَلِوَالِدَيْكَ

اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک ،یعنی نرم بات،فعل جمیل ،ان کے سامنے تواضع و انکسار،ان کے اکرام و اجلال ،ان کی ذمہ داریوں کو اٹھانے،ان کے ساتھ قول و فعل اور ہر لحاظ سے برے سلوک سے اجتناب کرنے کے ذریعے سے ان کا شکر ادا کر۔

[تفسیر السعدی]

ایمان کی نعمت پر اللہ کا شکر اور تربیت کی نعمت پر والدین کا شکر

سفیان بن عیینہ نے کہا جو پانچ نمازیں ادا کرتا ہے تو گویا اس نے اللہ تعالی کا شکر ادا کیا۔

اور جو ہر نماز کے بعد والدین کے حق میں دعا کرتا ہے تو اس نے ان دونوں کا بھی شکر ادا کیا۔(القرطبي:16/475)

إِلَيَّ الْمَصِيرُ

میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے

یہ کیوں یاد دہانی کرائی گی کہ اللہ کی طرف واپس لوٹنا ہے تاکہ انسان یاد رکھے کہ اگر اس نے اس حق میں کوئی کوتاہی کی تو اس کی پکڑ ہو سکتی ہے اس سے پوچھا جائے گا اس لئے اس وصیت کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے اس پر عمل کرنا چاہیئے

والدین سے حسن سلوک کی اہمیت

اللہ تعالی کا انسان کو اپنے والدین سے حسن سلوک کی وصیت کرنا

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (العنکبوت:8)

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کی ہے اور اگر وہ تجھ پر زور دیں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھہرائے جس کے بارے میں تجھے کوئی علم نہیں تو ان کا کہنا مت مان، تمھیں میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے، پھر میں تمھیں بتاؤں گا جو تم کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالی کا اپنی عبادت بعد والدین سے حسن سلوک کا حکم

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (النساء:36)

اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (البقرۃ:83)

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا تھا کہ تم لوگ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو گے اور والدین کے ساتھ احسان کرو گے۔

والدین سے حسن سلوک سب سے افضل عمل

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا۔ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا اور والدین کے ساتھ نیکی کرنا، پھر اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ [صحیح البخاری:7534]

خصوصاً ماں کا زیادہ حق

وَوَصَّيْنَا الإنسان بِوَالِدَيْهِ إِحْسَاناً حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهاً وَوَضَعَتْهُ كُرْهاً وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلاثُونَ شَهْراً حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ [الأحقاف:15]

اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کی تاکید کی، اس کی ماں نے اسے ناگواری کی حالت میں اٹھائے رکھا اور اسے ناگواری کی حالت میں جنا اور اس کے حمل اور اس کے دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہے، یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری قوت کو پہنچا اور چالیس برس کو پہنچ گیا تو اس نے کہا: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں وہ نیک عمل کروں جسے تو پسند کرتا ہے اور میرے لیے میری اولاد میں اصلاح فرما دے، بے شک میں نے تیری طرف توبہ کی اور بے شک میں حکم ماننے والوں سے ہوں۔

ماں کا تین گنا زیادہ حق

بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟ آپ نے فرمایا: کہ اپنی ماں کے ساتھ، پھر اپنی ماں کے ساتھ، پھر اپنی ماں کے ساتھ، پھر اپنے باپ کے ساتھ۔ پھر (قرابت داری میں) جو زیادہ قریب ہوں [سنن ابی داود: 5141]

اللہ تعالی کا تاکیدی حکم

مقدام بن معدی کرب سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ تمہیں تمہاری ماؤں کے ساتھ (حسن سلوک) کی وصیت فرماتا ہے، پھر تمہیں تمہاری ماؤں کے بارے میں وصیت فرماتا ہے پھر تمہیں تمہارے باپوں کے بارے میں وصیت فرماتا ہے۔ پھر تمہیں قریب سے قریب تر کے بارے میں وصیت فرماتا ہے [صحیح الادب المفرد:60/44]

انبیاء کا اپنی ماؤں سے تعلق

يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا () وَحَنَانًا مِنْ لَدُنَّا وَزَكَاةً وَكَانَ تَقِيًّا () وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا (مریم:14-12)

(اللہ تعالیٰ نے یحییٰ کو بچپن میں ہی حکم دیا ہے کہ) اے یحییٰ ! کتاب پر مضبوطی سے عمل پیرا ہوجاؤ اور ہم نے اسے بچپن میں ہی قوت فیصلہ عطا کردی تھی۔ہم نے اسے اپنی مہربانی سے نرم دل اور پاک سیرت بنایا اور وہ فی الواقع پرہیزگار تھے۔ وہ اپنے والدین سے ہمیشہ اچھا سلوک کرتے تھے اور کسی وقت بھی جابر اور نافرمان نہ ہوئے۔

عیسی علیہ السلام کی صفت

وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا (مریم:32)

اور میں اپنی والدہ سے بہتر سلوک کرتا رہوں۔ اور اس نے مجھے جابر او بدبخت نہیں بنایا

ماں کے ساتھ نیکی جہاد سے زیادہ اہم

معاویہ بن جاہمہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے اللہ کے رسول ! میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنا چاہتا ہوں، أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ اس سے میرا مقصد اللہ کا چہرہ اور آخرت کا گھر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :تیرا بھلا ہو، کیا تیری ماں زندہ ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا واپس جا کر اس کی خدمت کر۔

پھر میں نے دوسری طرف سے آکر عرض کیا اے اللہ کے رسول ! میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنا چاہتا ہوں، أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ اس سے میرا مقصد اللہ کا چہرہ اور آخرت کا گھر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا بھلا ہو، کیا تیری ماں زندہ ہے؟ میں نے کہا جی ہاں اللہ کے رسول ! آپ نے فرمایا واپس جا کر اس کی خدمت کر۔

پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے آیا اور عرض کیا اللہ کے رسول ! میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنا چاہتا ہوں أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ اس سے میرا مقصد اللہ کا چہرہ اور آخرت کا گھر ہے۔ آپ نے فرمایا تیرا بھلا ہو، کیا تیری ماں زندہ ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، اے اللہ کے رسول ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا بھلا ہو، اس کے قدموں میں پڑا رہ، جنت وہیں ہے

[سنن ابن ماجۃ: 2781]

ہر عمل سے مقدم والدین کی خدمت

ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں جہاد کروں، آپ نے پوچھا کہ کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟، اس نے جواب دیا ہاں ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان دونوں میں جہاد کر (یعنی خدمت کر)۔

[صحیح البخاری:3004]

نفل عبادت سے زیادہ والدین کا حق

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت نے اپنے بیٹے کو آواز دی جب کہ وہ عبادت خانے میں (مصروف عبادت) تھا، اس نے کہا: اے جریج! جریج نے (دل میں) کہا: اے اللہ! (ایک طرف) میری والدہ، اور (دوسری طرف) میری نماز۔ وہ پھر بولی: اے جریج! اس نے کہا: یا اللہ! میری والدہ اور میری نماز (میں کسے اختیار کروں) اس نے (تیسری مرتبہ) پکارا: اے جریج! اس نے (پھر وہی) کہا: یا اللہ! ادھر میری والدہ ہے ادھر میری نماز ہے۔ (بہر حال اس نے نماز کو نہ چھوڑا تو ماں نے) کہا: اے اللہ! جریج کو موت نہ آئے جب تک وہ بدمعاش عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے،

چنانچہ اس کے عبادت خانے کے پاس ایک بکریاں چرانے والی عورت ٹھہرا کرتی تھی۔ اس نے ایک بچے کو جنم دیا تو اس سے کہا گیا: یہ بچہ کس شخص کا ہے؟ وہ کہنے لگی: (نومولود) جریج سے ہے۔ وہ (یہ الزام سن کر اپنے) عبادت خانے سے نیچے اترا، جریج کہنے لگا: وہ عورت کہاں ہے جو دعوی کرتی ہے کہ یہ بچہ مجھ سے ہے؟ (جریج نے بچے کو مخاطب کر کے) کہا: اے شیر خوار! تیرا باپ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا باپ بکریاں چرانے والا ہے۔

[صحیح البخاری:1206]

والد کی اطاعت اللہ کی اطاعت

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی اطاعت والد کی اطاعت میں ہے اور اللہ کی نافرمانی والد کی نافرمانی میں ہے۔

[صحیح الترغیب والترھیب:2505]

صرف والد کو تحفہ واپس لینے کی اجازت

نبی ﷺ نے فرمایا کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی شخص کو عطیہ دے یا ہبہ کرے پھر اس میں لوٹ جائے (واپس لے لے) سوائے والد کے جو اس نے اپنے بیٹے کو دیا، اور اس کی مثال جو اپنے عطیے یا ہبہ کی ہوئی چیز میں لوٹے وہ کتے کی طرح ہے جو کھائے، پس جب اس کا پیٹ بھر جائے تو وہ قے کر دے اور پھر وہ اپنی قے میں لوٹ جائے۔ [صحیح الترغیب والترھیب:2612]

والد سے قصاص معاف

عمر بن خطاب سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ باپ کو اولاد کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔

[سنن ابن ماجۃ:2662]

والد کی نسبت بدلنے کی ممانعت

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص جان بوجھ کر اپنے آپ کو اپنے (حقیقی) باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرتا ہے تو اس نے کفر کیا۔ [صحیح البخاری:3508]

سعد بن مالک کہتے ہیں میرے کانوں نے یہ محمد علیہ السلام سے سنا اور میرے دل نے اسے یاد رکھا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے آپ کو کسی اور باپ کے ساتھ منسوب کیا جبکہ وہ جانتا ہو کہ یہ (دوسرا) اس کا باپ نہیں ہے، تو اس پر جنت حرام ہے۔

اللہ کے نافرمان والدین کے ساتھ بھی صلہ رحمی کرنے کا حکم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر عبداللہ بن ابی سلول کے پاس سے ہوا۔ وہ ایک جھاڑی کے سائے میں تھا، اس نے کہا: ابن ابی کبشہ (یعنی محمد ﷺ) نے ہم پر غبار اڑایا ہے ۔ اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو عزت دی ! اور آپ پر کتاب نازل کی ! اگر آپ چاہیں تو میں اس کا سر (قلم کر کے) آپؐ کے پاس لے آتا ہوں ۔

تو نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تو اپنے باپ سے نیکی کر اور حسن صحبت سے پیش آ۔

[السلسلۃ الصحیحۃ:3223]

مشرک والدین کے ساتھ بھی صلہ رحمی کرنا

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں میری والدہ جو مشرکہ تھیں، میرے یہاں آئیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور کہا کہ وہ میرے پاس (کچھ مالی تعاون کی) امید سے آئی ہیں، تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

[صحیح البخاری:2620]

والدین سے حسن سلوک کے فائدے

عمر میں برکت اور رزق میں اضافہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کی عمر میں برکت اور رزق میں اضافہ ہو جائے، اسے چاہیے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرے اور ان کے ساتھ صلہ رحمی کیا کرے۔ [مسند أحمد:13401]

والدین کے ساتھ نیکی کبیرہ گناہوں کی معافی کا باعث

ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے کہا میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا تو اس نے مجھ سے نکاح کرنے سے انکار کر دیا اور ایک دوسرے آدمی نے پیغام دیا تو اس عورت نے اس سے نکاح کرنا پسند کر لیا۔ مجھے بڑی غیرت آئی اور میں نے اس عورت کو قتل کر دیا کیا میرے لیے توبہ ممکن ہے؟

تو ابن عباس نے کہا: کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟ اس شخص نے کہا نہیں۔ تو انہوں نے کہا تو جاؤ، اللہ عزوجل سے توبہ کرو اور جس قدر ممکن ہو اس کا تقرب حاصل کرو۔

عطا بن یسار کہتے ہیں اس پر میں گیا اور میں نے ابن عباس سے پوچھا آپ نے اس سے یہ کیوں پوچھا تھا کہ تمہاری ماں زندہ ہے؟ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ ماں کے ساتھ نیک سلوک سے زیادہ اللہ سے قریب تر کرنے والا کوئی دوسرا عمل ہو سکتا ہے۔

[صحیح الادب المفرد:4]

والدین کے ساتھ نیکی کی وجہ سے مشکلات دور ہونا

نبی ﷺ نے فرمایا تین شخص کہیں باہر جا رہے تھے کہ اچانک بارش ہونے لگی۔ انہوں نے ایک پہاڑ کے غار میں جا کر پناہ لی۔ اتفاق سے پہاڑ کی ایک چٹان اوپر سے لڑھکی (اور اس غار کے منہ کو بند کر دیا) اب ایک نے دوسرے سے کہا کہ اپنے سب سے اچھے عمل کا جو تم نے کبھی کیا ہو، نام لے کر اللہ سے دعا کرو۔ اس پر ان میں سے ایک نے یہ دعا کی: اے اللہ ! میرے ماں باپ بہت ہی بوڑھے تھے۔ میں باہر لے جا کر اپنے مویشی چراتا تھا۔ پھر جب شام کو واپس آتا تو ان کا دودھ نکالتا اور برتن میں پہلے اپنے والدین کو پیش کرتا۔ جب میرے والدین پی چکتے تو پھر بچوں کو اور اپنی بیوی کو پلاتا۔ اتفاق سے ایک رات واپسی میں دیر ہو گئی اور جب میں گھر لوٹا تو والدین سو چکے تھے۔ پھر میں نے پسند نہیں کیا کہ انہیں جگاؤں بچے میرے قدموں میں بھوکے پڑے رو رہے تھے۔ میں برابر دودھ کا پیالہ لیے والدین کے سامنے اسی طرح کھڑا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ اے اللہ ! اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ کام صرف تیرا چہرہ چاہنے کے لیے کیا تھا، تو ہمارے لیے اس چٹان کو ہٹا کر اتنا راستہ تو بنا دے کہ ہم آسمان کو تو دیکھ سکیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ چنانچہ وہ پتھر کچھ ہٹ گیا۔ [صحیح البخاری:2215]

والدین کے قدموں کے نیچے جنت

والدین کے ساتھ حسن سلوک جنت میں داخلے کا باعث

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں قرآن کی تلاوت کی آواز سنائی دی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہیں،

رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا یہی نیکی ہے، یہی نیکی ہے۔ اور حارثہ بن نعمان اپنی والدہ کے ساتھ بہت زیادہ حسن سلوک کرنے والے تھے۔

[مسند احمد: 25182]

اسیر بن جابر سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب اہل یمن میں کوئی (جہاد میں حصہ لینے والے) دستے آتے تو وہ ان سے پوچھتے: تم میں اویس بن عامر بھی ہیں؟ یہاں تک کہ وہ اویس کے پاس آئے تو کہا: آپ اویس بن عامر ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں، پوچھا: کیا آپ مراد (کے قبیلے اور) اس کے بعد قرن (کی شاخ) سے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں، کہا: کیا آپ کو برص کی بیماری تھی، پھر آپ ٹھیک ہو گئے، بس ایک درہم کے برابر جگہ رہ گئی؟ کہا: ہاں، پوچھا: آپ کی والدہ ہیں؟ کہا: ہاں۔
عمر نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تمہارے پاس اہل یمن کے دستوں کے ہمراہ اویس بن عامر آئے گا، وہ قبیلہ مراد، پھر شاخ قرن سے ہو گا، اسے برص کی بیماری تھی جو ایک درہم کی جگہ چھوڑ کر ساری ٹھیک ہو گئی ہے اس کی والدہ ہے، وہ اس کے ساتھ نیکی کرنے والا ہے، اگر وہ اللہ پر (کسی کام کی) قسم کھالے تو وہ اسے پورا کر دے گا۔ اگر تم یہ کر سکو گے کہ وہ تمہارے لیے بخشش کی دعا کرے تو یہ (درخواست) کر لینا۔ (عمر نے کہا) پس آپ میرے لیے بخشش کی دعا کریں تو انہوں نے ان کے لیے بخشش کی دعا کی۔

عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: کوفہ میں۔ انہوں نے کہا: کیا میں آپ کے لیے وہاں کے عامل کو خط نہ لکھ دوں؟ انہوں نے کہا: مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ خاک نشین (عام) لوگوں میں رہوں۔
کہتے ہیں: جب اگلا سال آیا تو ان (قرنیوں) کے اشراف میں سے ایک شخص حج پر آیا، وہ عمر رضی اللہ عنہ سے ملا تو آپ نے اس سے اویس کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا: میں اسے ایک بوسیدہ گھر اور تھوڑی سی پونجی کے ساتھ چھوڑ کر آیا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: تمہارے پاس اویس بن عامر یمن کے دستوں کے ہمراہ آئے گا، وہ قبیلہ مراد، پھر اس کی شاخ قرن سے ہے، اسے برص کی بیماری تھی جو ایک درہم کی جگہ چھوڑ کر ساری ٹھیک ہو گئی ہے، اس کی بس والدہ ہے جس کا وہ بہت فرماں بردار ہے۔ اگر وہ اللہ پر (کسی کام کی) قسم کھالے تو وہ اسے پورا فرما دے گا۔ اگر تمہارے بس میں ہو کہ وہ تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے تو (دعا کی درخواست) کر لینا۔
وہ شخص اویس کے پاس آیا اور ان سے کہا: میرے لیے مغفرت کی دعا کردو۔ انہوں نے کہا: تم ابھی ایک نیک سفر سے آئے ہو، تم میرے لیے دعا کرو۔ اس شخص نے (پھر) کہا: میرے لیے بخشش کی دعا کریں۔ انہوں نے کہا: تم ابھی ایک نیک سفر سے آئے ہو، تم میرے لیے بخشش کی دعا کرو، پھر (اس کا اصرار دیکھا تو) پوچھا: تم عمر رضی اللہ عنہ سے ملے تھے؟ اس نے کہا: ہاں، تو انہوں نے اس کے لیے مغفرت کی دعا کی،
پھر لوگ ان کے بارے میں جان گئے تو وہ کسی طرف چلے گئے۔ اسیر نے کہا: میں نے انہیں ایک چادر اڑھائی تھی۔ جب بھی کوئی انسان اسے دیکھتا تو پوچھتا: اویس کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی؟ (وہ ایسے تھے کہ ایک مناسب چادر بھی ان کے پاس ہونا باعث تعجب تھا)۔

والدین سے بدسلوکی کے نقصانات

والدین کی نافرمانی حرام ہے

نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کو حرام قرار دیا ہے۔ [صحیح البخاري: 2408]

والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ

انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ [البخاري: 2653]

والدین کی نافرمانی کرنے والا ملعون ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ایسے شخص پر لعنت کرے جس نے اپنے والدین کی نافرمانی کی یا ان کو گالی دی

[السلسلة الصحيحة: 3462]

والد کو گالی دینا کبیرہ گناہ

عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالی کے نزدیک کبیرہ گناہوں میں سے یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے لیے گالیوں کا سبب بنے۔ [الادب المفرد: 22]

والدین کے نافرمان کی کسی عبادت کا قبول نہ کیا جانا

ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے افراد کی فرضی عبادت قبول ہوتی ہے نہ نفلی۔

والدین کا نافرمان و بد سلوک،

احسان جتلانے والا،

تقدیر کو جھٹلانے والا۔

[السلسلۃ الصحیحۃ:1785]

والدین کے نافرمان کی محرومی

عمرو بن مرہ جہنی سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں، اور میں پانچ نمازیں پڑھتا ہوں اور اپنے مال کی زکاۃ دیتا ہوں اور رمضان کے روزے رکھتا ہوں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: جو اس پر فوت ہوا، وہ قیامت کے دن انبیاء اور صدیقین اور شہداء کے اس طرح ساتھ ہوگا، اور (پھر) آپ نے اپنی دونوں انگلیاں گاڑیں (یعنی کھڑی کیں) بشرطیکہ وہ والدین کی نافرمانی نہ کرتا ہو۔ [صحیح الترغیب والترھیب:2515]

والد کی ناراضگی اللہ کی ناراضگی

نبی ﷺ نے فرمایا: رب کی رضا مندی، باپ کی رضا مندی میں ہے اور رب کی ناراضگی، باپ کی ناراضگی میں ہے۔

[السلسلۃ الصحیحۃ:516]

والدین کی نافرمانی سے عمر گھٹنا

کعب کہتے ہیں کہ اللہ اس بندے کو بہت جلد ہلاک کردیتا ہے جو اپنے والدین کا نافرمان ہوجاتا ہے تاکہ اس کو جلدی عذاب دے سکے

اور جب بندہ اپنے والدین کا فرمانبردار ہوتا ہے تو اللہ اس بندے کی عمر کو بڑھا دیتا ہے تاکہ وہ نیکی اور خیر میں بڑھ جائے۔

[بر الوالدین عند السلف الصالح - صید الفوائد]

والدین کی نافرمانی کرنے سے اپنی اولاد کا نافرمان ہوجانا

سلف صالحین میں سے ایک کہتے ہیں کہ جو اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہے اس کی اولاد اس کی نافرمان بن جاتی ہے۔[بر الوالدین عند السلف الصالح - صید الفوائد]

والدین کے لیے دعا نہ کرنے والے کی زندگی تنگ ہونا

بعض صحابہ کہتے ہیں کہ والدین کے لیے دعا نہ مانگنا اولاد کی زندگی کو تنگ بنا دیتا ہے۔

[بر الوالدین عند السلف الصالح - صید الفوائد]

قبر میں سزا

عوام بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں ایک دفعہ کسی بستی میں گیا اور وہاں پڑاؤ کیا، اس کے پاس ایک قبرستان تھا، عصر کی نماز کا وقت ہوا تو وہاں سے ایک قبر پھٹی اور ایک آدمی نمودار ہوا، اس کا سر گدھے کے سر کی طرح تھا، اور جسم انسان کے جسم کی طرح تھا، وہ تین دفعہ ہینگا، پھر قبر اس پر مل گئی،

تو گاؤں میں ایک عمر رسیدہ عورت اون کات رہی تھی، تو ایک عورت نے کہا: وہ بوڑھی عورت دیکھ رہے ہو، میں نے کہا (ہاں) اسے کیا ہے؟ اس نے کہا وہ اس کی ماں ہے، میں نے پوچھا اس کا قصہ کیا ہے؟

اس نے بتایا: کہ یہ شراب پیتا تھا، جب وہ جانے لگتا تو اس کی ماں کہتی: اے بیٹے اللہ سے ڈر جاؤ کب تک تم شراب پیتے رہو گے، اس نے کہا: تم ایسے ہینگتی رہتی ہو جیسے گدھا ہینگتا ہے، پھر وہ عصر کے بعد فوت ہو گیا تو یہ وہ بندہ ہے جو اپنی قبر سے روزانہ نکلتا ہے اور تین دفعہ ہینگتا ہے، پھر قبر اس پر مل جاتی ہے۔ [صحیح الترغیب والترھیب:2517]

والدین کا نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوگا

والدین کو پاکر جنت نہ پانے والوں کے لیے وعید

رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے جب پہلی سیڑھی چڑھے تو فرمایا آمین پھر دوسری سیڑھی چڑھے تو فرمایا آمین پھر تیسری سیڑھی چڑھے تو فرمایا آمین

پھر فرمایا میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا: اے محمدؐ! جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور پھر اس کی بخشش نہ ہو سکی تو اللہ اس کو (اپنی رحمت سے) دور کرے۔ میں نے کہا آمین

فرمایا: جس نے اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کو پایا اور آگ میں داخل ہو گیا تو اللہ اس کو (اپنی رحمت سے) دور کرے۔ میں نے کہا آمین، فرمایا جس کے سامنے آپ کا ذکر آیا اور اس نے آپ ﷺ درود نہیں پڑھا تو اللہ اس کو (اپنی رحمت سے) دور کرے۔ کہیے آمین، میں نے کہا آمین۔ [صحیح الترغیب والترھیب:1678]

والدین کے حقوق

قول، فعل، جاہ اور مال کے ساتھ احسان کرنا

والدین پر احسان کرنے میں قول، فعل، مال، اور منصب کے ساتھ احسان کرنا شامل ہے اور اس کے علاوہ احسان کی دیگر تمام اقسام بھی شامل ہیں، اس کے الٹ دو چیزیں ہیں: ایک یہ کہ ان کے ساتھ بدسلوکی کرنا، اوردوسرا یہ کہ ان کے ساتھ نہ احسان کیا جائے اور نہ ہی بدسلوکی کی جائے، یہ دونوں صورتیں ہی والدین کے حق میں کمی وکوتاہی ہیں، اوران کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے منافی ہیں، جبکہ ان کے ساتھ بدسلوکی کرنے میں ظلم اور بھی زیادہ ہے۔[تفسیر ابن العثیمین]

دنیا میں معروف طریقے سے رہنا

والدین کے لیے نرم ہوجانا

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا (الاسراء:24)

اور ان پر رحم کرتے ہوئے انکساری سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ: اے میرے رب! ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے (محبت و شفقت) سے پالا تھا۔

غزالی کہتے ہیں کہ بیٹے کو اپنے باپ کے ساتھ یہ ادب اختیار کرنا چاہئے کہ ان کی بات کو سنے اور جب وہ کھڑے ہوں تو وہ بھی کھڑا ہو جائے
اور ان کے حکم کی تعمیل بجالائے اور ان کے آگے نہ چلے
اور اپنی آواز کو ان کی آواز سے بلند نہ کرے اور ان کے پکارنے پر فورا لبیک کہے
اور ان کی خوشنودی حاصل کرنے کی حرص رکھے اور اپنا پہلو صبر کے ساتھ ان کے سامنے جھکا کر رکھے اور ان کے سامنے اپنی فرمانبرداری کا احسان نہ جتلائے
اور نہ ہی ان کے حکم کی تعمیل کا احسان جتلائے
اور اپنے والد کو حقارت سے نہ دیکھے اور اپنے چہرے کو ان کے چہرے کے بالمقابل نہ کرے۔ [صید الفوائد]

جائز کاموں میں ان کی اطاعت کرنا اور نافرمانی نہ کرنا

والد کی اطاعت کرنے کی بہترین مثال "اسماعیل علیہ السلام"

جب اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو وحی کی کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کردیں تو بیٹے نے اس بات کو قبول کیا اور اللہ کے حکم کی فرمانبرداری کی، اور اپنے والد کے سامنے عاجزی اور انکساری پیش کی

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

ادب سے گفتگو کرنا اور ان کو اف بھی نہ کہنا

وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا (الاسراء:23)

آپ کے رب نے فیصلہ کردیا ہے کہ تم اس کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ بہتر سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں اف تک نہ کہو، نہ ہی انہیں جھڑکو اور ان سے بات کرو تو ادب سے کرو۔

والدین کے سامنے آواز اونچی نہ کرنا

والدین کے سامنے کم تر غلام بن کر آنا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہا پنے والدین کے ساتھ ایسے معاملہ کرو جیساکہ غلطی کرنے والا کمتر غلام اپنے سنگ دل اور سخت طبیعت آقا کے پاس ہوتا ہے۔

[برالوالدین عند السلف الصالح - صید الفوائد]

والدین کی طرف غصے سے بھی نہ دیکھنا

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس نے اپنے والد کی طرف غصے سے دیکھا تو گویا اس نے ان کی نافرمانی کی۔

[برالوالدین عند السلف الصالح - طریق الإسلام]

والدین کے سامنے کپڑے نہ جھاڑنا

ابن عباس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان "وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا" کے بارے میں کہتے ہیں کہ والدین کے سامنے اپنے کپڑ ے بھی نہ جھاڑو کہ کہیں ان پر گردو غبار نہ پڑ جائے۔

[برالوالدین عند السلف الصالح - صید الفوائد]

والد سے پہلے نہ چلنا اور والد سے پہلے نہ بیٹھنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو دیکھا، تو میں سے ایک کو کہا: یہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ میرے والد ہیں۔پھر انہوں نے کہا: ان کو ان کے نام سے نہ بلانا، اور نہ ان سے آگے چلنا اور نہ ان سے پہلے بیٹھنا [صحیح الادب المفرد:32]

والدین پر خرچ کرنا

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ (البقرة:215)

وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا چیز خرچ کریں؟ کہہ دو تم خیر میں سے جو بھی خرچ کرو سو وہ ماں باپ اور زیادہ قرابت والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے ہے اور تم نیکی میں سے جو کچھ بھی کرو گے تو بے شک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے۔

خرچ کرنے کی ابتدا ماں سے کرنا

طارق محاربی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے۔آپؐ فرما رہے تھے: دینے والے کا ہاتھ اونچا ہوتا ہے اور سب سے پہلے تم اسے دو جس (کی کفالت) کے تم ذمہ دار ہے۔اپنی ماں کو دو، اپنے باپ کو دو، اپنی بہن کو دو، اپنے بھائی کو دو، پھر اپنے قریبی (رشتہ دار) کو دو۔پھر جو قریبی ہو۔

[سنن النسائی:2532]

والدین پر خرچ کرنا فی سبیل اللہ کی قسم

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک شخص گزرا تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اسے قوی اور چست پایا۔ سو انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر یہ شخص اللہ کے راستے میں ہوتا (یعنی جہاد کرتا) تو بہتر ہوتا۔

تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ شخص اپنے چھوٹے بچوں کے لیے بھاگ دوڑ کرنے نکلا ہے تو یہ اللہ کے راستے میں ہی ہے۔

اور اگر یہ اپنے بوڑھے، بزرگ والدین کے لیے بھاگ دوڑ کرنے نکلا ہے تو یہ اللہ کے راستے میں ہی ہے۔

اور اگر یہ اپنے نفس کے لیے بھاگ دوڑ کرنے نکلا ہے کہ اسے سوال سے بچائے تو یہ اللہ کے راستے میں ہی ہے۔

اور اگر یہ دکھاوے اور باہم فخر کی خاطر بھاگ دوڑ کرنے نکلا ہے تو یہ شیطان کے راستے میں ہے [صحیح الترغیب والترھیب:1692]

محنت کرکے ماں باپ پر خرچ کرنا

والدین کی زندگی میں بھی ان کے لیے دعا کرنا

ان کے اُوپر اللہ کی رحمت کی، مغفرت کی، ہدایت کی، اصلاح کی، ان کے کاموں کو آسان ہونے کی اور حسنِ خاتمہ کی، جب وہ زندہ ہوں

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ o

اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور ایمان والوں کو، جس دن حساب قائم ہوگا۔

(ابراھیم:41)

والدین کی زندگی میں ان کی طرف سے صدقہ کرنا

اس میں کسی ایسی عمارت کو تعمیر کرنا بھی ہوسکتا ہے جس کو صدقے کے طور پر والدین کے نام پر وقف کردیا جائے جیساکہ یہ مساجد کی تعمیر کی صورت میں ہوسکتا ہے یا پانی کا کنواں کھودکر یا مصاحف کو چھپوا کر اور اس طرح کی دیگر چیزیں کرکے اور خیر اور علم کی نشرواشاعت کرنے صورت میں بھی ہوسکتا ہے اور اسی طرح والدین کی وفات کے بعد بھی ان کو یہ صدقہ جاریہ حاصل ہوتا رہے گا،

اور یہ والدین کے ساتھ بہت عظیم حسن سلوک کی اقسام میں سے ہے، ان کو راحت پہنچانا اور ان کے لیے کوئی رفاعی کام کرکے ان کو ثواب پہنچانا اگرچہ انہوں نے اس کا مطالبہ نہ کیا ہو،[کیف یکون بر الوالدین-موضوع]

والدین کی تعظیم و توقیر میں مبالغہ کریں

اور ان کی تعظیم وتوقیر میں مبالغہ کرنا جیساکہ ان سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے ا ن کے سر اور ہاتھوں کو چومنا اور ان کے سامنے عاجزی اختیار کرنا۔ [کیف یکون بر الوالدین-موضوع]

والدین کی تعریف کرنا

اور ان کی تعریف کرنا اور ان کی فضیلت کو بیان کرنا کیونکہ والدین اپنی زندگی میں اپنے بچوں کے لیے بہت سی قربانیاں کرتے ہیں ، مال کے ذریعے سے،ان کی خیر خواہی کرتے ہوئے اور بھلائی کرتے ہوئے اور ان کی طرف متوجہ ہوکر اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے

کیونکہ آدمی کا اپنے والدین کی تعریف کرنا اور ان کے بڑھاپے میں ان کے فضائل بیان کرنا ان کے ساتھ فرمانبرداری کے طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے، اور ان دونوں کے دلوں میں خوشی داخل کرنے کا طریقہ ہے، [کیف یکون بر الوالدین-موضوع]

والدین کی ضروریات کا خیال رکھنا

والدین سے مشورہ لینا

والدین سے دعائیں لینے والے کام کرنا

والدین سے انجانے میں کوئی غلطی ہوجائے تو انہیں رسوانہ کرنا

والدین کی بات کو اہمیت دینا

اور ان کی اچھی طرح بات سنیں اور جب وہ بات کریں تو ان کو اہمیت دیں اور ان کے سامنے اظہار کریں کہ آپ ان کی بات سے متاثر ہوئے ہیں مثال کے طور پر سر ہلا کریا ان کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے اور جب ضروری ہو تو ان کے سامنے مسکرائیں اور اگر ملاقات کم ہوتی ہو یا مشکل تو ان کے ساتھ رابطہ کریں کیونکہ جب ان کے پاس حاضر ہونا مشکل ہو تو رابطہ ان سے محبت کرنے کو اور ان کو اہمیت دینے کو ظاہر کرتا ہے۔[کیف یکون بر الوالدین-موضوع]

والدین کو رلانے سے باز رہنا

ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں ہجرت پر آپ سے بیعت کرنے کے لئے آیا ہوں اور اپنے والدین کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: واپس جاؤ اور جیسے انہیں رلایا ہے اسی طرح انہیں ہنساؤ۔ [سنن ابی داؤد:2530]

والدین کی ہدایت کے لیے دعائیں مانگنا

(ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ مشرکہ تھیں اسلام کے خلاف باتیں کرتی تھیں تو وہ نبی ﷺ کے پاس گئے اور کہا) آپ ﷺ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرمائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : اللَّھُمَّ اھْدِ أُمَّ أَبِي ھُرَیْرَۃَ اے اللہ ! ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرما ۔ میں نبی ﷺ کی دعا لے کر خوشی سے گھر گیا، جب میں (گھر) آیا اور دروازے کے قریب ہوا تو وہ بند تھا۔ میری ماں نے میرے قدموں کی آہٹ سن لی اور کہنے لگی: ابو ہریرہ وہیں رکے رہو۔ اور میں نے پانی گرنے کی آواز سنی پس انہوں نے غسل کیا اور اپنی قمیض پہنی اور اپنا دوپٹہ اوڑھتے ہوئے جلدی سے باہر آئیں اور دروازہ کھولا

پھر کہا اے ابوہریرہ ! أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔
میں رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹا اور میں خوشی سے رو رہا تھا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول خوشخبری ہو اللہ نے آپ کی دعا کو قبول فرما لیا اور ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرما دی پس آپ نے اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا اور اس کی تعریف بیان کی اور کچھ بھلائی کے جملے ارشاد فرمائے ۔

میں نے عرض کیا ۔ اے اللہ کے رسول اللہ سے دعا کریں کہ وہ میری اور میری والدہ کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے اور ہمارے دلوں میں ان کی محبت پیدا فرما دے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللَّهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هَذَا يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ اے اللہ اپنے ان بندوں یعنی ابوہریرہ کو اور اس کی ماں کو مومنین کے ہاں محبوب بنا دے اور مؤمنین کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دے ۔ کوئی مومن ایسا پیدا نہیں ہوا جس نے میرا ذکر سنا یا مجھے دیکھا ہوا اور اس نے مجھ سے محبت نہ کی ہو ۔

[صحیح مسلم:6551]

والدین کے حقوق ادا کر کے بھی والدین کا بدلہ کبھی نہیں چکایا جا سکتا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹا اپنے والد کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتا سوائے اس کے کہ وہ اسے غلام پائے پھر اسے خرید کر آزاد کر دے۔

[سنن ابی داود:5139]

ماں کے ایک دن کا بدلہ بھی نہیں چکایا جا سکتا

ابن عمر نے ایک بار ایک یمنی کو دیکھا کہ اپنی پیٹھ پر ماں کو لیے ہوئے طواف کر رہا ہے اور یہ (شعر) پڑھتا جا رہا ہے" میں اس کے لیے سواری کا اونٹ ہوں جب سواروں کو ڈرایا جائے تو میں ڈرتا نہیں" پھر اس نے کہا: اے ابن عمر کیا میں نے ماں کا بدلہ اتار دیا؟ ابن عمر نے کہا۔ نہیں، اس کی ایک آہ کا بدلہ بھی نہیں دے سکتا۔

[صحیح الأدب المفرد:9]

حق تو یہ کہ حق ادا نہ ہوا

والدین کی نافرمانیوں کی کچھ صورتیں

- بدتمیزی کرنا
- برائی اور بے حیائی کا مظاہرہ کرنا
- وہ کام کیے جائیں جو ان کو سخت ناپسند ہیں
- ان کو ڈانٹنا
- ان پر آواز بلند کرنا
- دروازوں کو پیٹا جائے
- بڑبڑایا جائے
- والدین سے مطالبہ کیا جائے اور اگر پورا نہ کیا جائے تو بولنا چھوڑ دیا جائے
- نہایت بدبختی کی علامت ہے کہ والدین کو بددعائیں دی جائیں

والدین کی وفات کے بعد بھی ان کے ساتھ احسان

ان کے لیے استغفار کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل جنت میں ایک نیک آدمی کے درجے کو بلند کرتا ہے تو وہ پوچھتا ہے کہ اے میرے رب ! میرے یہ درجات کہاں سے؟ تو اللہ فرماتا ہے کہ تیرے حق میں تیری اولاد کے استغفار (کی برکت) سے۔ مسند أحمد: 10610

- ان کے مرنے کے بعد ان کے لیے دعائیں کرنا
- ان کی طرف سے صدقہ کرنا
- والدین کی طرف سے پانی پلانے کا صدقہ کرنا
- ان کی طرف سے روزوں کی قضا ادا کرنا
- ان کی طرف سے حج کرنا
- ان کی نذر پوری کرنا
- والدین کے دوستوں کے ساتھ نیکی کرنا

سلف صالحین کا اپنی ماں کے ساتھ ادب

اپنے ماں کے سامنے عاجزی

محمد بن منکدر اپنا رخسار زمین پر رکھ لیتے پھر اپنی والدہ سے کہتے کہ اپنا پاؤں میرے رخسار پر رکھ دیں۔

اپنے ماں کے لیے خود لباس رنگنا اور کان لگا کر بات سننا

محمد بن سیرین اپنی والدہ کے لیے جب لباس خریدتے تو سب سے زیادہ نرم لباس خریدتے،

اور جب عید آتی تو اپنی والدہ کے لباس کو خود رنگتے،

اور اپنی آواز کو کبھی بھی اپنی والدہ پر بلند نہ کرتے،

وہ اپنی والدہ سے جب بھی بات کرتے ایسے لگتا تھا کہ وہ کان لگا کر ان سے بات کر رہے ہیں اور جو آدمی آپ کو نہیں جانتا ہوتا جب وہ آپ کو آپ کی والدہ کے پاس دیکھتا تو والدہ کے پاس دھیمے انداز سے بولنے کی وجہ سے وہ انہیں بیمار سمجھتا۔[بر الوالدین عند السلف الصالح - صید الفوائد]

- ان کو گھور گھور کر نہ دیکھنا
- اپنی ماں کی بے ادبی پر صدقہ کرنا چاہئے

اپنی ماں کی بات سننے کو ترجیح دینا

حیوہ بن شریح کبار علماء میں سے تھے ،وہ درس کی مجلس میں بیٹھ کر لوگوں کو علم سکھاتے تھے اور اس مجلس میں ان کی والدہ ہوتیں اور وہ ان سے کہتیں کہ حیوہ جاؤ اٹھو مرغیوں کو دانہ ڈالو،

حیوہ کھڑے ہوجاتے او اپنی تعلیم و تدریس کو منقطع کردیتے یہ بہت بڑے استاد،عالم اور بہت بڑے محدث تھے یہ اپنا درس منقطع کردیتے حالانکہ وہ طلبا کو پڑھا رہے ہوتے اور ان کے پاس بہت زیادہ لوگ جمع ہوتے،وہ کھڑے ہوتے اور مرغیوں کو دانہ ڈالتے اور پھر واپس لوٹ کر اپنا درس مکمل کرتے۔

[دروس شیخ صالح المنجد]

ماں کے فوت ہونے پر دعا کی محرومی سے رونا

اپنے والد کے لیے دعائیں کرنا

اور عامر بن عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ میرے والد فوت ہوگئے تو میں ایک سال تک صرف یہ دعا کرتا رہا کہ اللہ انہیں معاف کردے۔

نیکی کرنے بعد اپنے ماں باپ کو یاد کرنا

ربیع بن خثیم راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاتے اور کہتے کہ اس کا اجر میری والدہ اور میرے والد کو ملے۔

[برالوالدین عند السلف الصالح - صید الفوائد]

دعا

والدین پر رحمت کی دعا

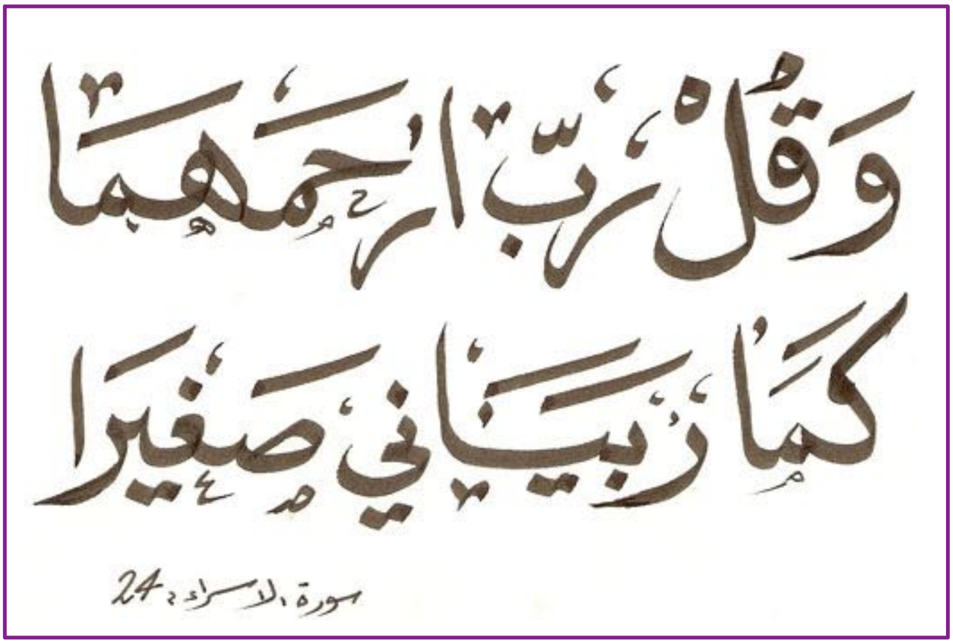

اے میرے رب ! ان دونوں پر رحم کر جیسے انھوں نے چھوٹا ہونے کی حالت میں مجھے پالا۔

دعا

نوح علیہ السلام کی دعا

رَّبِّ ٱغْفِرْ لِى وَلِوَٰلِدَىَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِىَ مُؤْمِنًا
وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۖ وَلَا تَزِدِ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا تَبَارًۢا ﴿٢٨﴾

اے میرے رب ! مجھے بخش دے، اور میرے والدین کو اور ہر اس شخص کو جو میرے گھر میں مومن کی حیثیت سے داخل ہوا، اور سب مومن مردوں اور مومن عورتوں کو (معاف فرما دے) اور ظالموں کے لیے اور زیادہ ہلاکت بڑھا

(نوح:28)

ابراہیم علیہ السلام کی دعا

اے ہمارے رب ! مجھے اور میرے والدین اور تمام مومنوں
کو اس دن معاف فرمانا جب حساب لیا جائے گا

(ابراھیم:41)

دعا

اللہ کا شکر ادا کرنا جو اس نے ہمیں اور ہمارے والدین کو نعمتیں دیں

اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کر سکوں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا کی ہے اور اس بات کی بھی کہ میں ایسے اچھے عمل کروں جو تجھے پسند ہوں اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے صالح بندوں میں داخل کر۔

(النمل:19)

✓ کرنے کے کام

- ✓ والدین سب سے زیادہ حسن سلوک کے مستحق ہیں لہذا ان کے ساتھ سب سے زیادہ احسان کریں۔
- ✓ ماں کا باپ سے تین گنا درجہ زیادہ ہے لہذا خصوصی طور پر ماں سے حسن سلوک کریں۔
- ✓ اپنے ہر قول و فعل میں والدین کی خوشی اور مرضی کو مقدم کریں۔
- ✓ جس بات سے ماں اور باپ ناراض ہوں اسے چھوڑ دیں۔
- ✓ والدین کی نافرمانی سے بچیں۔
- ✓ والدین کو رلانے سے بچیں۔
- ✓ والدین سے دعائیں لینے والے کام کریں۔
- ✓ فوت شدہ والدین کے لیے بخشش کی دعائیں مانگیں۔

وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا
سورة الإسراء: 24